## سوال

(4) کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد بھی ذبیح تھے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض خطباء کا کہنا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آباؤاجداد میں دو ذبیح ہیں۔ایک حضرت اسماعیل علیہ السلام اور دوسرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ۔

دوسرے مینہ ذبیح کے بارے میں عبدالمطلب کا نذرونیاز والا طویل واقعہ بیان کرتے ہیں اس کی تحقیق درکار ہے۔ (محمد صدیق تلیاں، سمندر کٹھہ ایبٹ آباد)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس بارے میں صحابہ وتابعین رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کے درمیان اختلاف تھا کہ ذبیح کون ہیں: اسماعیل یا اسحاق علیہ السلام؟لیکن راجح یہی ہے کہ ذبیح سے مراد سیدنا اسماعیل علیہ السلام ہیں نہ کہ سیدنا اسحاق علیہ السلام۔

جیسا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ہو اسماعیل" وہ اسماعیل ہیں۔ (تفسیر بن جریر نسخہ محققہ 9/518ح29579وسندہ صحیح وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین 2/555ح4038ووافقہ الذہبی)

امام عامر بن شراحیل الشعبی رحمۃ اللہ علیہ (تابعی) نے فرمایا: وہ اسماعیل ہیں اور مینڈھے کے دونوں سینگ کعبے میں لٹکے ہوئے تھے۔ (تفسیر ابن جریر 9/519ح2957وسندہ صحیح)

تفصیل کےلیے دیکھئے تفسیر ابن کثیر(5/350۔351الصافات:101)

مسند احمد میں ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کےلیے لٹایا گیا تو انھوں نے سفید قمیص پہن رکھی تھی۔ (ج1ص297ح2707وسندہ صحیح)

اس حدیث کے راوی ابو عاصم الغنوی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام یحییٰ بن معین نے فرمایا: "ثقہ" (کتاب الجرح والتعدیل 9/414وسندہ صحیح)

اس زبردست توثیق کے بعد ان پر کوئی جرح ثابت نہیں، لہذا امام ابوحاتم الرازی کا انھیں نہ پہچاننا یا اُن کا نام معلوم نہ ہونا کوئی مضر نہیں ہے۔

محمد بن کعب بن سُلیم القرظی (ثقہ تابعی) رحمۃ اللہ علیہ نے اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح قرار دیا۔ (دیکھئے المستدرک 2/555 ح 4039 وسندہ حسن)

تورات سے یہ ثابت ہے کہ جب اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام چھیاسی (86) سال کے تھے۔ (پیدائش 16:16)

اور جب اسحاق علیہ السلام پیدا ہوئے تو ابراہیم علیہ السلام سو (100) سال کے تھے۔ (تورات/پیدائش 21:5)

ثابت ہوا کہ اسماعیل علیہ السلام اکلوتے بیٹے تھے اور موجودہ محرف تورات سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ابراہیم علیہ السلام کو اکلوتے بیٹے کی قربانی کا حکم دیا گیا تھا۔ (پیدائش 22:15-16)

کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أنا ابن الذبيحين" "میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں"

لیکن اس روایت کی کوئی سند اور اصل نہیں ہے۔ (دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ للالبانی: 331)

ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کے بارے میں آیا ہے کہ:

"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے جب چاہ زمزم کھودا تو نذر مانی تھی کہ اگر یہ کام آسانی سے پورا ہو گیا تو میں اپنے ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ذبح کروں گا۔ جب کام ہو گیا اور قرعہ اندازی کی گئی کہ کس بیٹے کو اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کریں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد عبداللہ کا نام نکلا۔ ان کے ننھیال والوں نے کہا کہ آپ ان کی طرف سے ایک سو اونٹ اللہ کی راہ میں ذبح کر دیں، چنانچہ وہ ذبح کر دیے گئے۔"

(تفسیر ابن کثیر مترجم 4/442 المستدرک للحاکم 2/554 ح 4036)

اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ اس میں عبداللہ بن سعید الصنابحی مجہول راوی ہے۔ (دیکھے میزان الاعتدال 2/428 رقم 4348)

اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اسنادہ واہ" اس کی سند سخت کمزور ہے۔ (تلخیص المستدرک 2/554)

مختصر یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد کے بارے میں ذبیح ہونے والی روایت ثابت نہیں بلکہ ضعیف ہے۔ (20 نومبر 2010ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

**جلد 3۔ توحید و سنت کے مسائل- صفحہ 20**